2019 - 2020

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI

Current Global Reviewer

Peer Reviewed Multidisciplinary International Research Journal
PEER REVIEWED & INDEXED JOURNAL

ISSN 2319-8648 Impact Factor - 7.139 Indexed (SJIF)

February 2020 Special Issue- 23 Vol. 3

The Role of Language and Literature in Unity in Diversity

کثرت میں وحدت
اُردو زبان و ادب کے حوالے سے

Chief Editor
Mr. Arun B. Godam

Guest Editor
Principal, Dr.Aqueela Syed Gous

PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli.Dist.Hingoli.

Scanned with OKEN Scanner

CURRENT GLOBAL REVIEWER

Special Issue 23 , Vol. III
February 2020

Peer Reviewed
SJIF

ISSN : 2319 - 8648
Impact Factor : 7.139

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI

INDEX فہرستِ مشمولات

صفحہ نمبر Page No.	مقالہ نگار Written By	موضوع Topic	نمبر شمار S. No.
	جدید ذرائع ابلاغ		
159	ڈاکٹر فہمیدہ محمد ہارون انصاری، مالیگاؤں ضلع ناسک (مہاراشٹر)	اردو زبان وادب اور ذرائع ابلاغ	54
161	ڈاکٹر قمر النساء بیگم، خلد آباد ضلع اورنگ آباد۔ مہاراشٹر	اردو زبان وادب اور ذرائع ابلاغ	55
166	ڈاکٹر عالیہ کوثر علی شاہ خان، جالنہ (مہاراشٹر)	اُردو زبان اور جدید ٹیکنالوجی	56
168	ڈاکٹر شائستہ اسد اللہ خان، ناندیڑ (مہاراشٹر)	اردو زبان وادب اور ذرائع ابلاغ	57
172	ڈاکٹر ہاجرہ پروین، وجے پور (کرناٹک)	اردو اور ٹیلی ویژن	58
175	ڈاکٹر عبد الرحیم ملاّ، وجے نگر (کرناٹک)	اردو زبان وادب اور ذرائع ابلاغ	59
177	ڈاکٹر نسیم بیگم عبد السلیم، پربھنی (مہاراشٹر)	اردو زبان وادب کے فروغ میں ذرائع ابلاغ کی اہمیت	60
180	ڈاکٹر محمد اقبال جاوید شیخ ابراہیم، ہنگولی (مہاراشٹر)	عالمگیریت (گلوبلائیزیشن) میڈیا اور اردو زبان	61
183	ڈاکٹر صدیقی افروزہ خاتون مجیب الحسین، خلد آباد (مہاراشٹر)	اُردو میڈیا	62
186	پٹھان سراج خان سرور خان (سراج آرزو)، بیڑ (مہاراشٹر)	اُردو زبان وادب اور اُردو اخبارات	63
190	شیخ روبینہ تبسم شیخ چاند (ریسرچ اسکالر)، امباجوگائی (مہاراشٹر)	اردو زبان وادب اور کلاسیکی زبانوں میں ذریعہ ابلاغ وترسیل کی حیثیت	64
195	شیخ عشرت شیخ اقبال، ریسرچ اسکالر، امباجوگائی ضلع بیڑ (مہاراشٹر)	اُردو ادب میں انٹرنیٹ کا استعمال	65
198	(انفارمیشن ٹیکنالوجی کے حوالے سے)، بقلم محمد شفیع چوبدار، شولاپور، مہاراشٹر	اُردو زبان وادب اور ذرائع ابلاغ	66
201	عبد العزیز پٹھان، امباجوگائی (مہاراشٹر)	اردو زبان وادب اور ذرائع ابلاغ	67
	تراجم، اداریہ اور کالم نویسی		
205	ڈاکٹر سید تاج الہدیٰ محمد یوسف خطیب، بیلگاوی (کرناٹک)	اردو ادب میں فن ترجمہ نگاری	68
208	ڈاکٹر ساجد علی قادری، شیر پور ضلع دھولیہ (مہاراشٹر)	ترجمہ نگاری اور غیر مسلم مترجم	69
212	ڈاکٹر قاضی محمد شکیل الدین، شیر اڈون ضلع عثمان آباد (مہاراشٹر)	فن ترجمہ نگاری	70
216	ڈاکٹر قادری سید واجد سید ابراہیم، چاپولی ضلع لاتور (مہاراشٹر)	اُردو میں ترجمہ نگاری کی روایت	71
220	ڈاکٹر محمد مدثر احمد محمد افسر احمد، جالنہ (مہاراشٹر)	اُردو زبان وادب کا ارتقاء اور ترجمہ نگاری کی روایت	72
223	ڈاکٹر شیخ عبد الرؤف بن عبد الرشید، امباجوگائی، ضلع بیڑ (مہاراشٹر)	اداریہ نویسی اور اسکی اہمیت	73
226	پروفیسر شیخ ہُما کوثر، ناندیڑ (مہاراشٹر)	کالم نویسی	74
234	عرشیہ جبین قاضی مخدوم، ریسرچ اسکالر، اورنگ آباد (مہاراشٹر)	ترجمہ نگاری	75
237	صدیقی نسرین فرحت بنت ولی محی الدین، اوسہ (مہاراشٹر)	اداریہ نویس	76
240	ڈاکٹر شیخ محمد مصطفیٰ عبد الستار، چاپولی ضلع لاتور (مہاراشٹر)	اداریہ نویسی	77
243	وسیم عقیل شاہ (ریسرچ اسکالر)، ممبئی	مطالعہ داستان ہر کنی کی: ایک رویہ ایک رجحان (اکبر ملک کی مراٹھی سے اردو ترجمہ نگاری کے حوالے سے)	78
247	ڈاکٹر عافیہ عظمی، پرلی ضلع بیڑ، مہاراشٹر	اُردو صحافت میں ترجمے کی روایت	79

Scanned with OKEN Scanner

CURRENT GLOBAL REVIEWER

Special Issue 23 , Vol. III
Fabruary 2020

Peer Reviewed
SJIF

ISSN : 2319 - 8648
Impact Factor : 7.139

عالمگیریت (گلوبلایزیشن) میڈیا اور اردو زبان

پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال جاوید شیخ ابراہیم
اسوسیٹ پروفیسر و صدر شعبہ اردو، شیواجی کالج، ہنگولی

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI

دنیا نے تباہی کے حوالے سے دو خطرناک جنگوں کا مشاہدہ کیا۔ اور اسکے دو طاقتیں سوپر پاور کی حیثیت سے ابھر کر دنیا کے نقشے پر چھا گیئں۔ روس اور امریکہ۔ جس میں سے ایک اپنے ہی شاخ نازک پر دم توڑ گئی۔ جسے ہم روس کے نام سے جانتے تھے۔ ابھی ایک باقی ہے جسے دنیا کے پولس مین امریکہ کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد عالمی سطح پر امریکہ ایک زبردست فوجی، اقتصادی اور سیاسی قوت کے طور پر ابھر کر سامنے آیا۔ بین الاقوامی مالیاتی اداروں اور اقوام متحدہ کے سہارے پوری دنیا کو تسخیر کرنے کا سہانا خواب دیکھنا شروع کیا۔ دوسری طرف سوویت یونین کے انتشار، سرد جنگ کے اختتام اور جنگ خلیج نے امریکہ کے حوصلوں کو مزید جلا بخشنے اور اسے بلند مقام حاصلے کرنے کی دھن نے نیز ساری دنیا کو غلام بنانے کا اپنا دیرینہ خواب شرمندہ تعبیر کرنے کا سنہری موقع مل رہا تھا اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والا کوئی نہیں رہ گیا تھا۔ لہٰذا ایسے اس موقع پر میڈیا بھی کیسے خاموش رہتا۔ حالانکہ موجودہ دور کی طرح اس وقت اتنے تیز رفتار ذرائع ابلاغ بھی نہیں تھے۔

عالمگیریت (گلوبلایزیشن) موجودہ دور کی جدید اصطلاح ہے۔ جو دنیا کے سیاسی و اقتصادی افق پر دس بارہ سال قبل ظاہر ہوئی ہے۔ عالمگیریت (گلوبلایزیشن) دراصل ترقی یافتہ مغربی مملک کی جانب سے سرمایہ دارانہ نظام کو ساری دنیا پر مسلط کرنے کا نام ہے۔ جس کے ذریعے سے استعماری قوتیں نئے سرے سے اپنا جال بچھارہی ہیں۔ اور ان سب میں پیش پیش امریکہ، جرمنی، انگلینڈ، فرانس، کینڈا اور اٹلی ہیں۔

عالمگیریت (گلوبلایزیشن) بنیادی طور پر مستحکم اجارہ داری، متعدد الاجناس کمپنیوں، جابرانہ تجارتی قوانین اور میڈیا کے کندھوں پر اسکی بساط ٹکی ہوئی ہے۔ یہ وہی میڈیا ہے جو سچ کو غلط اور غلط کو سچ بنا کر پیش کرتا ہے۔ موجودہ میڈیا تو جانبداری سے کام لیتا ہے اور جہاں اس نے اپنا ضمیر کا سودا کر لیا ہے۔ یہ میڈیا تمام جرائم کو خوشنما بنا کر پیش کرتا ہے۔ اور اسی میڈیا نے عالمگیریت (گلوبلایزیشن) کو ترقی دینے میں کلیدی رول ادا کیا۔ عالمگیریت (گلوبلایزیشن) کے جہاں بہت سے فوائد ہیں۔ وہیں پر اسکے بہت دوررس اور شدید نقصانات بھی ہیں۔ میڈیا دو کام کر سکتا ہے، ایک تو یہ کہ وہ دنیا کے ممالک کے سامنے متعدد الاجناس کمپنیوں کے ذریعہ آنے والی مشکلات و مسائل سے باخبر رکھنا ہے یا پھر آزادی اور خوشحالی کی علامت بنا کر پیش کرنا ہے۔

میڈیا اکثر تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کے تعلق سے خوب چرچہ کرتا ہے لیکن مختلف کمپنیوں کے ذریعہ کی جارہی غلہ کی ذخیرہ اندوزی پر منہ نہیں کھولتا، اور انہی ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ذریعے ہزاروں ٹن غلہ ایسے ترقی یافتہ ممالک کو بھیجا جاتا ہے جہاں کے لوگ کثرت طعام کی وجہ سے پیٹ کی مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ جبکہ دوسری طرف بھوک کی وجہ سے ہزاروں انسان موت کے آغوش میں چلے جارہے ہیں۔ عالمی سیاست کو بھی اور میڈیا کو بھی اس بات کی کوئی فکر نہیں ہے۔ گویا میڈیا کو سانپ سونگھ گیا ہو۔ دراصل یہ عالمگیریت (گلوبلایزیشن) کے ثمرات ہیں۔ ہزاروں ٹن اناج سمندر میں پھینک دیا جاتا ہے اور یہ کھیل اس لئے کھیلا جاتا ہے کہ عالمی منڈی میں اناج کی قیمت میں توازن برقرار رہے۔ اور چند سرمایہ دار سکون زندگی بسر کر سکیں۔

میڈیا جس بات کا چرچہ چاہے کرا سکتا ہے، اور دنیا کی کتنی بھی اہم خبر ہو اسکی پردہ پوشی کرا سکتا ہے، یا اس کو عالمی منظرنامے سے غائب کرا سکتا ہے۔ آخر یہ میڈیا دنیا کے چند تاجروں اور صنعتکاروں کو فائدہ پہنچا رہا ہے، جو دنیا کی تقدیر کے مالک بنیں بیٹھیں ہیں۔ دوسری طرف دنیا کی کثیر آبادی تکلیف اور بھوک کا شکار ہے۔ اور عالمی میڈیا کے 75 فیصد سے زائد حصے پر امریکہ و اسرائیل کی اجارہ داری ہے یا راست انکے پنجہ استبداد میں ہیں۔ دیگر ممالک کے اقتصادیات کو تباہ کرنے میں ورلڈ بینک اور یہ ملٹی نیشنل کمپنیوں کا کیا کردار رہا ہے اس پر میڈیا کوئی بات نہیں کرتا۔ دیگر ممالک کو ورلڈ بینک کے ذریعہ قرض دے کر مقروض بنا دیا جاتا ہے تاکہ کوئی بھی دوسرا ملک امریکہ سے مقابلہ آرائی نہ کر سکے یا کم از کم مقابلے کی ریس میں نہ آسکے، اگر کوئی ملک اسکی بات نہیں مانتا ہے تو اس پر

Scanned with OKEN Scanner

CURRENT GLOBAL REVIEWER

Special Issue 23 , Vol. III | Peer Reviewed | ISSN : 2319 - 8648
Fabruary 2020 | SJIF | Impact Factor : 7.139

SHIVAJI COLLEGE HINGOLI

اقتصادی پابندیاں عائد کردی جاتی ہیں۔ اس پر میڈیا کوئی بات نہیں کرتا۔ چونکہ میڈیا ہاؤسیس کو بھی وہ اپنے پنجہ میں لے چکے ہیں لہذا اپنے آقا کی مرضی کے خلاف وہ ایک قدم بھی نہیں اٹھاتے۔ تا حال ورلڈ بینک اور متعد اقتصادی ایجنسیز کی ذریعہ دنیا میں ۱۲۰ سے ۱۷۰ ملین ڈالر کا سودی قرض مختلف ممالک کو دیا چکا ہے۔ 2017 میں ملک بھارت نے 1776 ملین ڈالر قرض لیا اور دنیا میں عالمی سطح پر قرضہ لینے والوں میں دوسرے نمبر ہے۔ اور عرب دنیا میں مصر کا پہلا نمبر آتا ہے اس نے 1500 ملین ڈالر قرضہ عالمی بینک سے لیا ہے۔

آج بڑے پیمانے پر میڈیا عالمگیریت کو بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہوئے دیکھا جاتا ہے، بین الاقوامی سطح پر معلومات بڑے پیمانے پر عالمی سرمایہ داری کی ترقی، نئی ٹیکنالوجیز اور بڑھتی ہوئی عالمی ٹیلی ویژن کی تجارت کاری، جو اس کے نتیجے میں پیش آئی ہے۔ یورپ اور امریکہ کے مختلف ممالک کے ذریعہ ڈی ریگولیشن پالیسیاں اختیار کی گئیں۔ کیبل اور سیٹلائٹ چینلز کے پھیلاؤ نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ بہر حال یہ ان ٹکنالوجی کا ارتقا تھا جو پیغامات کے ذریعے منتقل کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا برقی مقناطیسی لہروں نے جو عالمگیریت کو آگے بڑھانے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ خبر رساں ادارے روئٹرز نے کوڈیفیکیشن کے عالمی نظام کے آغاز کی راہ ہموار کردی۔ بہر حال، یہ پہلی جیو اسٹیشنری مواصلات کے آغاز کے ساتھ، مصنوعی سیارہ، برقی مقناطیسی ٹرانسمیشن کے ذریعہ مواصلات مکمل طور پر عالمی ہو گئے، یوں مواصلات کی عالمگیریت کو 20 ویں صدی کا ایک مخصوص مظاہر بنانا تھا۔

علاقائی ظہور کو تسلیم کرتے ہوئے، ملکوں میں "کثیر الجہتی بہاؤ مارکیٹوں، امریکی ثقافت کے لئے میڈیا، سامعین کی مزاحمت اور اس میں تنوع میڈیا نصوص کے ساتھ مشغولیت کی شکلیں، مختلف تھیورسٹوں نے ثقافت کو اپ ڈیٹ کیا ہے۔ بہر حال طاقت کے عدم مساوات کو برقرار رکھنے کے تناظر میں سامراجی نظریات اور ممالک کے مابین دولت کے بہاؤ کی ناہمواری اور میڈیا کی تعداد میں اضافہ اور بڑھتی ہوئی طاقت کے تناظر میں اب بھی اس کی مطابقت کے لئے بحث کر رہی ہیں۔ مشرق و مغرب میں واقع بین الاقوامی میڈیا کارپوریشنوں کی بڑے پیمانے پر میڈیا نے امریکی ثقافت کو تقویت دینے میں مدد کی ہے۔ ہالی وڈ فلموں کے غلبے اور ایکسپورٹ کی وجہ سے پوری دنیا میں امریکی بالادستی ٹیلی ویژن سیریز میں اب بھی بحث کا موضوع بنی رہتی ہے۔۔ مواصلات کی تیز رفتار ترقی کے نتیجے میں میڈیا تیزی سے عالمی ہو چکا ہے۔ اور معاشرے پر اس کے بہت ہی دوررس نتائج سامنے آئیں ہیں۔

اب ہم اردو زبان اور میڈیا کے بارے میں اجمالی جائزہ لیں تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ الیکٹرانک میڈیا اور اردو زبان میں بہت گہرا ربط ہے، دونوں میں بہت گہری شناسائی ہے اور دونوں ایک دوسرے کی تائید اور نصرت کے بغیر نہ آگے بڑھے اور نہ ہی پروان چڑھے۔ ایک اور خاص بات یہ ہے کہ الیکٹرانک میڈیا پر اردو زبان کے بہت احسانات ہیں۔ اردو ابتدا ہی سے میڈیا کو سنوارتی اور نکھارتی رہی ہے۔ گویا میڈیا کے حسن میں چار چاند لگانے کا کام اردو زبان و ادب نے بحسن وخوبی کیا ہے۔ چند لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ میڈیا نے اردو کو سہارا دیا ہے، اس ضمن میں میرا یہ ماننا ہے کہ اردو کو کسی کے سہارے کی ضرورت نہیں ہے، اس نے دوسروں سہارا اور سنبھالا دیا ہے۔ اور جب بھی میڈیا کو ضرورت پڑی اردو زبان و ادب نے اسکی رگوں میں اپنا خون دوڑایا ہے۔ فلم، ریڈیو، ٹی وی اور دیگر ذرائع ترسیل نے اردو کے حسین و جمیل الفاظ کا استعمال کر کے اپنے آپ کو معروف و مقبول بنا ہے۔

جب ریڈیو نشریات کی ابتدا ہوئی تو بزبان اردو خبریں انسانوں تک پہنچائی جانے لگی۔ دیگر معلومات بہم پہنچائی جانے لگی، اشتہارات، اپیلیں جاری کی جانے لگی۔ وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلی بھی واقع ہونے لگی اور پھر ڈرامے، مشاعرے، مزاحیہ فیچرس پیش کیئے جانے لگے۔ مختصر اردو خبروں کے لئے اب وقت کا وقفہ بڑھا دیا گیا۔ آل انڈیا ریڈیو کے ایکسٹرنل سروس ڈویژن میں اردو سروس کا آغاز کیا گیا اور دوسرے اسٹیشنوں سے بھی اردو پروگرام نشر کئے جانے لگے۔ آہستہ آہستہ یہ ہوا کہ اردو کے بیشار پروگرام نشر کئے جانے لگے۔ بطور خاص فلموں میں اردو نغموں اور مکالموں کے استعمال سے اردو کو ایک نئی شناخت حاصل ہوئی ہے۔ غزلیات اور گیت تو فلمی دھنوں پر گائے ہی گئے ہیں لیکن نظمیں بھی نئے رنگ و آہنگ کے ساتھ گائی جانے لگی۔

اب کچھ گفتگو موجودہ دور میں الیکٹرانک میڈیا کے اہم ستون یعنی ٹی وی نیوز کے بارے میں کرتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ جب جب انقلاب آتا ہے تو اس کے نتیجے میں زبان بھی متاثر ہوتی ہے، اور موجودہ دور علمی دھماکے کا دور ہے، الیکٹرانک میڈیا کے انقلاب کا زمانہ ہے گویا ٹی وی چینلز کی باڑھ آئی ہوئی ہے۔ ان چینلز کی

Scanned with OKEN Scanner

باڑھ میں اگر کسی کا سب سے زیادہ نقصان ہوا تو وہ ہے زبان۔ آج ان چینلز کی جو زبان ہے وہ ایک کھچڑی زبان ہے اور نیوز چینلوں نے زبان کو بری طرح بگاڑ دیا ہے۔ دراصل ان الفاظ کی شکل بگاڑ دی جاتی ہے یا اردو سے ناواقفیت کی بنا پر الفاظ بگڑ جاتے ہیں۔

عالمگیریت (گلوبلائزیشن) اور میڈیا کے اس دور میں اردو زبان برابر اپنی خدمات انجام دیے جا رہی ہے۔ اور اپنی ایک الگ شناخت بنائے ہوئی ہے۔ چاہے پھر وہ دنیا کا کوئی بھی شعبہ ہو تمام شعبہ ہائے حیات میں اردو زبان و ادب اپنی خدمات میں منہمک ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کے پڑھنے اور جاننے والے، اسکی روٹی کھانے والے اردو زبان و ادب کی نشوونما میں اپنا بھی کردار ادا کریں۔ اور اسے مزید حیات جاویدانی عطا کریں۔

From:

Dr. Mohammad Iqbal Jawed Shaikh Ibraheem

Head , Asso. Prof.

Dept. of Urdu

Shivaji College, Hingoli (M.S.)

Mdiqbal47351@gmail.com

☆☆☆

PRINCIPAL
Shivaji College
Hingoli.Dist.Hingoli.

Scanned with OKEN Scanner